روداد مجلس شوریٰ

جماعت اسلامی ہند

جلد دوم

مئی ۱۹۶۷ تا مئی ۱۹۸۹

مرتبہ

شعبہ تنظیم جماعت اسلامی ہند

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی ۲۵

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	مجلس شوریٰ منعقدہ مئی سنہ ۶۷ء	۷
۲	مجلس شوریٰ منعقدہ مئی سنہ ۶۸ء	۱۳
۳	مجلس شوریٰ منعقدہ ستمبر سنہ ۶۸ء	۲۶
۴	مجلس شوریٰ منعقدہ اپریل سنہ ۶۹ء	۲۹
۵	مجلس شوریٰ منعقدہ مئی سنہ ۷۰ء	۳۵
۶	مجلس شوریٰ منعقدہ اگست سنہ ۷۰ء	۴۳
۷	مجلس شوریٰ منعقدہ اگست سنہ ۷۱ء	۴۸
۸	مجلس شوریٰ منعقدہ فروری سنہ ۷۲ء	۵۴
۹	مجلس شوریٰ منعقدہ اپریل سنہ ۷۲ء	۶۴
۱۰	مجلس شوریٰ منعقدہ جون سنہ ۷۲ء	۶۸
۱۱	جماعت اسلامی ہند کی پالیسی اور چہار سالہ پروگرام اپریل سنہ ۷۲ء تا سنہ ۷۶ء	۷۹
۱۲	مجلس شوریٰ منعقدہ نومبر سنہ ۷۲ء	۹۴
۱۳	مجلس شوریٰ منعقدہ بمبئی دسمبر سنہ ۷۲ء	۱۰۵
۱۴	مجلس شوریٰ منعقدہ مئی سنہ ۷۳ء	۱۰۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۵	مجلس شوریٰ منعقدہ ستمبر سنہ ۷۳ء	۱۱۸
۱۶	مجلس شوریٰ منعقدہ بنگلور جون سنہ ۷۴ء	۱۱۹
۱۷	مجلس شوریٰ منعقدہ بنگلور جون سنہ ۷۴ء	۱۲۴
۱۸	مجلس شوریٰ منعقدہ نومبر سنہ ۷۴ء	۱۲۸
۱۹	مجلس شوریٰ منعقدہ مئی سنہ ۷۵ء	۱۳۲
۲۰	مجلس شوریٰ منعقدہ جون سنہ ۷۵ء	۱۴۱
۲۱	مجلس شوریٰ منعقدہ مارچ سنہ ۷۷ء	۱۴۷
۲۲	مجلس شوریٰ منعقدہ مئی سنہ ۷۷ء	۱۶۲
۲۳	مجلس شوریٰ منعقدہ مئی سنہ ۷۷ء	۱۸۶
۲۴	مجلس شوریٰ منعقدہ نومبر سنہ ۷۷ء	۱۹۷
۲۵	مجلس شوریٰ منعقدہ فروری سنہ ۷۸ء	۲۰۹
۲۶	جماعت اسلامی ہند کی پالیسی اور	۲۱۶
۲۷	میقاتی پروگرام مارچ سنہ ۷۸ء تا اکتوبر سنہ ۸۱ء	
۲۸	مجلس شوریٰ منعقدہ اپریل سنہ ۷۸ء	۲۳۴
۲۹	مجلس شوریٰ منعقدہ مئی سنہ ۷۸ء	۲۳۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۰	مجلس شوریٰ قرار دادیں منعقدہ اپریل ۷۹ء	۲۴۴	۴۱	مجلس شوریٰ منعقدہ نومبر ۸۳ء	۳۵۹
۳۱	مجلس شوریٰ منعقدہ جولائی ۷۹ء	۲۵۰	۴۲	مجلس شوریٰ منعقدہ اپریل ۸۴ء	۳۶۸
	مجلس شوریٰ منعقدہ ستمبر ۷۹ء	۲۶۲	۴۳	مجلس شوریٰ منعقدہ نومبر ۸۴ء	۳۷۶
۳۲	مجلس شوریٰ منعقدہ مئی ۸۰ء	۲۶۵	۴۴	مجلس شوریٰ منعقدہ فروری ۸۵ء	۳۸۲
۳۳	مجلس شوریٰ منعقدہ ستمبر ۸۰ء	۲۷۹	۴۵	مجلس شوریٰ منعقدہ مئی ۸۵ء	۳۹۷
۳۴	مجلس شوریٰ منعقدہ دسمبر ۸۰ء	۲۸۹	۴۶	جماعت اسلامی ہند کی پالیسی اور میقاتی پروگرام اپریل ۸۶ء تا مارچ ۹۰ء	۴۰۵
۳۵	مجلس شوریٰ منعقدہ اپریل ۸۱ء	۲۹۶			
۳۶	مجلس شوریٰ منعقدہ اگست ۸۱ء	۳۰۱	۴۷	مجلس شوریٰ منعقدہ جولائی ۸۶ء	۴۲۴
۳۷	جماعت اسلامی ہند کی پالیسی اور میقاتی پروگرام اکتوبر ۸۱ء تا مارچ ۸۶ء	۳۱۱	۴۸	مجلس شوریٰ منعقدہ اپریل ۸۷ء	۴۳۹
			۴۹	مجلس شوریٰ منعقدہ مارچ ۸۸ء	۴۵۷
۳۸	مجلس شوریٰ منعقدہ فروری ۸۲ء	۳۲۸	۵۰	مجلس شوریٰ منعقدہ جون ۸۸ء	۴۶۷
۳۹	مجلس شوریٰ منعقدہ اپریل ۸۲ء	۳۳۴	۵۱	مجلس شوریٰ منعقدہ مئی ۸۹ء	۴۷۴
۴۰	مجلس شوریٰ منعقدہ اپریل ۸۳ء	۳۴۶			

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

جماعت اسلامی ہند کی مرکزی مجلس شوریٰ کی رودادوں فیصلوں اور قراردادوں کی پہلی جلد (اگست ۱۹۴۸ء سے جولائی ۱۹۶۶ء تک) شائع کی جاچکی ہے۔

الحمد للہ کہ اب دوسری جلد بھی جو مئی ۱۹۶۷ء سے مئی ۱۹۸۹ء تک منعقد ہونے والی مرکزی مجلس شوریٰ کی رودادوں، فیصلوں اور قراردادوں وغیرہ پر مشتمل ہے، شائع کی جارہی ہے۔

خدا سے دعا ہے کہ یہ سب کے لیے نافع ہو۔

شعبۂ تنظیم

مجلس شوریٰ

منعقدہ ۱۲؍ مئی تا ۱۸؍ مئی ۱۹۶۷ء

الحمدللہ مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۲؍ مئی ۱۹۶۷ء سے شروع ہو کر ۱۸؍ مئی ۱۹۶۷ء کو اختتام پذیر ہوا۔ کارروائی بعد نماز جمعہ بوقت ۳۰:۳ بجے مرکز جماعت اسلامی ہند کی نئی عمارت واقع بازار چتلی قبر دہلی میں شروع ہوئی۔ جملہ ۱۶ نشستیں زیر صدارت محترم امیر جماعت مولانا ابواللیث صاحب منعقد ہوئیں، درج ذیل حضرات شریک اجلاس ہوئے:

۱۔ جناب نجات اللہ صاحب صدیقی علیگڑھ، (۲) جناب شمس پیرزادہ صاحب بمبئی (۳) جناب عبدالرزاق صاحب لطیفی حیدر آباد (۴) جناب کے سی عبداللہ صاحب کیرلہ (۵) جناب مولانا عروج قادری صاحب رامپور (۶) جناب محمد مسلم صاحب مرکز دہلی (۷) جناب انیس الدین احمد صاحب بہار (۸) جناب مولانا نظام الدین صاحب بھوپال (۹) جناب محمد شفیع مونس صاحب دہلی (۱۰) جناب مولانا سید حامد علی صاحب رامپور (۱۱) جناب سید حامد حسین صاحب مرکز دہلی (۱۲) جناب افضل حسین صاحب مرکز دہلی (۱۳) محمد یوسف قیم جماعت

مولانا صدرالدین صاحب علالت کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے اور جناب محمد عبدالحیٔ صاحب اپنی بعض مصروفیات کی وجہ سے ۱۴؍ مئی کی صبح سے شریک اجلاس ہوئے۔

تلاوتِ کلام پاک کے بعد اجتماع کی کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے محترم امیر جماعت نے فرمایا کہ ایجنڈے کے مطابق سب سے پہلے گزشتہ اجلاس کی رُوداد کی خواندگی ہونی چاہیئے لیکن اس اجلاس میں شورٰی کو قحط کی صُورتِ حال اور اس کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کے سوال پر بھی غور کرنا ہے جس پر ایک روز پہلے اُمرائے حلقہ جات نے بھی اپنے اجتماع میں کچھ غور و مشورہ کیا ہے اور اس سلسلے میں کچھ حضرات کی طرف سے یہ تجویز بھی سامنے آئی ہے کہ ریلیف کا کام زیادہ یکسوئی اور وُسعت کے ساتھ انجام دینے کے لیے آئندہ کُل ہند اجتماع کو اور مؤخر کر دینا چاہیئے۔ اس لیے مُناسب معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے انہی دونوں مسئلوں پر غور کر لیا جائے تاکہ اُمراء کی روانگی سے پہلے ان کو ان اُمور کے بارے میں شورٰی کے فیصلوں سے آگاہ کیا جا سکے

قحط ریلیف ہفتہ

چنانچہ پہلے ملک کے قحط زدہ علاقوں کے حالات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا جس میں ان علاقوں سے تعلّق رکھنے والے ارکان شورٰی نے خاص طور سے حِصّہ لیا۔ نیز بہار اور یوپی میں اس وقت تک ریلیف کا جو کام جماعت کی طرف سے انجام دیا جا چکا ہے اس کی رپورٹ بھی سامنے آئی جس کے بعد طے کیا گیا:

(۱) قحط زدہ علاقوں میں ریلیف کا کام انجام دینا ہماری ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس لیے فی الحال بہار مشرقی اور وسطی یوپی میں وسیع پیمانہ پر ریلیف کا کام ہمیں انجام دینا چاہیئے اور اگر ضرورت محسوس ہو تو مدھیہ پردیش میں بھی۔ لیکن اس غرض کے لیے کُل ہند اجتماع کو جو حیدرآباد میں آئندہ نومبر میں ہونے والا ہے مؤخر کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ اُمّید ہے کہ قحط زدہ علاقوں میں بھی صُورتِ حال بہتر ہو جائے گی اور خدانخواستہ ریلیف کی ضرورت بعد کو بھی باقی رہی تو اجتماع کا انعقاد خود اس مقصد کیلئے بھی انشاءاللہ مُفید ثابت ہو گا۔

(۲) ۴ر جُون تا ۱۱ر جُون ۱۹۶۷ء ایک آل انڈیا قحط ریلیف ہفتہ منایا جائے اور ۲۵ پیسے کے فلیگ اور ۲۰-۲۰ شیٹ کی رسید بکیں طبع کرا کے ریلیف فنڈ کے لیے رقمیں اکٹھا کی جائیں اور جو امدادی رقوم یا دوائیں اور کپڑے وغیرہ جمع ہوں ان کو احساسِ ذمہ داری کے ساتھ قحط زدہ علاقوں کے مستحقین تک پہنچانے کی کوشش کی جائے اور اس کا باقاعدہ حساب و کتاب رکھا جائے۔

(۳) جس طرح اب تک ریلیف پہنچانے میں بلالحاظ مذہب و ملّت صرف مستحقین کا خیال رکھا جاتا

رہا ہے، اسی طرح آئندہ قحط ریلیف کے پہنچانے کے سلسلے میں بھی انہی سابقہ روایات کو پورے طور پر ملحوظ رکھا نیز فنڈ اکٹھا کرنے کے سلسلے میں مسلم و غیر مسلم سب کے پاس پہنچنے کی کوشش کی جائے۔

(۴) قحط ریلیف پہنچانے کا کام حتی الامکان اواخر اگست ۶۷ء تک ختم کر دیا جائے۔

(۵) ریلیف کے کام کے ساتھ لوگوں کی اخلاقی تربیت پر بھی پوری توجہ دی جائے۔ مثلاً ذخیرہ اندوزی کی روک تھام، مصیبت زدگان کو صبر و استقامت کی تلقین۔ لوگوں کو سمجھانا کہ حتی الوسع ہاتھ پھیلانے سے پرہیز کریں۔ اپنے ہاتھ پیر کو کام میں لاکر کچھ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ غلط روی سے بچیں اور اپنے مالک سے رشتہ جوڑیں اور اسی کی ذاتِ پاک پر بھروسہ کریں۔

اس کے بعد گذشتہ اجتماع شوریٰ کی روداد پڑھ کر سنائی گئی اور کچھ باتوں کی وضاحت اور تصحیح کے بعد ارکانِ شوریٰ نے اس پر اپنے تصدیقی دستخط ثبت کیے۔

اس کے بعد قیّم جماعت نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی جس پر ارکانِ شوریٰ نے مختلف سوالات کیے جن کی وضاحت کی گئی اور کچھ ارکانِ شوریٰ نے کاموں اور خود رپورٹ کی تیاری کے سلسلہ میں کچھ مشورے بھی دیئے جو نوٹ کر لیے گئے۔ ارکانِ شوریٰ نے اس بات پر خاص طور سے تشویش کا اظہار کیا کہ کچھ مقامی جماعتوں اور بعض حلقوں کے امراء کی طرف سے رپورٹیں بر وقت یا مکمل شکل میں موصول نہیں ہوتیں۔ جس کا اثر سالانہ رپورٹ کی تیاری پر بھی پڑتا ہے اور کاموں کا صحیح نقشہ سامنے نہیں آپاتا۔ چنانچہ طے کیا گیا کہ اس صورتِ حال کی اصلاح کی طرف انھیں خاص طور سے متوجہ کیا جائے۔

سالانہ رپورٹ کے بعد مرکزی بیت المال کا گوشوارۂ آمد و صرف مع آڈیٹر رپورٹ نیز مرکزی شعبہ جات کے بارے میں آڈیٹر کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی جس کی وضاحت طلب باتوں کی وضاحت کے بعد شوریٰ نے تصدیق کی۔

ایجنڈے کی بعض دیگر دفعات کے تحت جماعت کے داخلی نظم، رفتار کی، خامیوں کوتاہیوں، ملک میں اپنی موجودہ رفتارِ کار اور موانع و مشکلات وغیرہ پہلوؤں پر بہت تفصیل سے گفتگو ہوئی اور ان کے سلسلے میں کچھ ضروری فیصلے کئے گئے یا ان کے بارے میں ارکانِ شوریٰ کی طرف سے جو مشورے سامنے آئے انکو نوٹ کر لیا گیا۔

تنظیمی حلقوں کی نئی تشکیل

تنظیمی حلقوں کے سلسلہ میں ارکانِ شوریٰ نے مشورہ دیا کہ تنظیمی حلقوں کی ریاست وار تشکیل کی جانی چاہیئے اِلّایہ کہ کسی حلقہ کے حالات اس کو عملی جامہ پہنانے میں مانع ہوں اور یہ کہ اگر کسی ریاست کے حالات ایسے ہوں کہ اس کو حلقہ قرار دینا دشوار ہو تو حسبِ حالات اس کی نگرانی براہِ راست مرکز سے متعلق رکھی جا سکتی ہے یا اُسے قریبی حلقہ سے مُلحق کیا جا سکتا ہے۔

اس مشورے کے مطابق عملی اقدام کے سلسلے میں بھی بعض ارکانِ شوریٰ نے کچھ مشورے دیئے جسے امیرِ جماعت نے نوٹ کر لیا۔ ارکانِ شوریٰ نے یہ بھی مشورہ دیا کہ حلقوں کی مجالسِ مشاورت کا انتخاب جماعت کی چار سالہ میقات کے آغاز اور وسط میں دو دو سال کے لیے ہونا چاہیئے، اور اگر حلقہ کی تشکیلِ نو وغیرہ کی بنا پر درمیانی عرصے میں انتخاب ہو تو بھی اختتام اسی کے مطابق ہونا چاہیئے۔

شوریٰ میں یہ بات بھی زیرِ غور آئی کہ نئی پالیسی و پروگرام نئی میقات شروع ہونے ہی پر طے کیا جا سکتا ہے جس کے سلسلے میں ارکانِ جماعت اور حلقوں کی مجالسِ مشاورت کا مشورہ بھی حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے اس سے خاصی تاخیر کے بعد ہی نئی پالیسی اور پروگرام طے پاتا ہے آئندہ اگر ان کے مشورے میقات شروع ہونے سے پہلے ہی مرکز پہنچ جائیں تو نئی میقات میں پالیسی اور پروگرام طے کرنے میں سہولت ہو سکتی ہے چنانچہ طے کیا گیا کہ:۔

اُمرائے حلقہ جات کو ہدایت کی جائے کہ میقات ختم ہونے سے پہلے ہی آئندہ میقات کی پالیسی اور پروگرام کے بارے میں اپنے اپنے حلقہ سے ارکان کی رائیں اور مشورے حاصل کر لیں اور پھر ان کی روشنی میں اپنی مجلسِ مشاورت کے مشوروں کے مطابق آئندہ کے بارے میں ان کی رائیں اپنی رایوں اور سفارشات کے ساتھ ۳۱ مارچ ۱۹۶۸ء سے قبل مرکز بھیج دیں تاکہ نئی شوریٰ کو آئندہ میقات کیلئے اپنی پالیسی پر غور کرنے میں سہولت ہو۔

تصنیف و تالیف

تصنیف و تالیف کی ضروریات دعوتی لٹریچر کی اہمیت بالخصوص غیر مسلموں کے لیے لٹریچر کی کمی اور دوسری کئی چیزیں زیرِ غور آئیں اور طے کیا گیا کہ:۔

مولانا جلال الدین صاحب انصر رسالت کے موضوع پر ایک کتاب مستشرقین اور غیر مسلمین اور مسلمانوں میں مسخ شدہ تصورات کو سامنے رکھ کر ترتیب دیں۔

• مولانا سید احمد عروج قادری صاحب رسالہ "زندگی" میں شائع شدہ مضامین پر نظرِ ثانی کا انتظام کریں اور ان مضامین کو مکتبہ کی طرف سے شائع کیا جائے۔

• جناب محمد مسلم صاحب مدیر "دعوت" کو ذمہ دار بنایا گیا ہے کہ وہ دعوت میں شائع شدہ مضامین کے مجموعے الگ الگ عنوانات کے تحت مرتب کرائیں جو مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی ہند سے شائع کرائے جائیں۔

ہندی رسالہ "کانتی" کو ہفتہ وار بنانے کا مسئلہ بھی زیرِ غور آیا۔ یہ فیصلہ پہلے ہی کیا جا چکا ہے کہ اس کے امکانات کا جائزہ لیا جائے اور اگر ممکن ہو تو اسے ہفتہ وار بنا دیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں مزید کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اعلیٰ تعلیم کی درس گاہ

گذشتہ اجلاس شوریٰ منعقدہ جنوری ۱۹۶۷ء میں طے ہوا تھا کہ "اعلیٰ تعلیم کی درس گاہ کے نفاذ کی مرکز تدبیر کرے اور ۱۹۶۷ء کے تعلیمی سال سے نفاذ عمل میں آسکے تو بہتر ہے۔"

اس فیصلہ پر عمل درآمد کے سلسلے میں جو پیش رفت ہوئی تھی اور جو مزید دشواریاں درپیش ہیں امیر جماعت نے ان کی وضاحت کی جس کے بعد یہ طے پایا کہ :-

مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی جائے جو اس تعلیمی اسکیم کے نفاذ کی عملی تدابیر پر غور کر کے اپنی سفارشات تین ماہ میں مرکز کے سامنے پیش کرے۔

۱۔ جناب محمد عبدالحی صاحب ۲۔ جناب محمد مسلم صاحب ۳۔ جناب محمد شفیع صاحب مونس ۴۔ جناب منظور الحسن صاحب ہاشمی ۵۔ جناب افضل حسین صاحب (داعی)

کمیٹی مشورے میں کچھ دوسرے حضرات کو بھی شریک کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔

مسلم مجلس مشاورت

اس کے بعد ملک کے حالات بالخصوص جنرل الیکشن نیز مسلم مجلس مشاورت کے رول اور اس کے ساتھ اپنے تعلق کی نوعیت کے بارے میں تفصیلی تبادلۂ خیال ہوا۔ مجلس مشاورت کے ضمن میں طے کیا گیا کہ :-

حسبِ سابق مجلس میں شرکت اور اس کے ساتھ تعاون جاری رکھا جائے۔ البتہ اس کی

ممبر سازی اور الیکشن سے متعلق اس کی کسی سرگرمی میں حصّہ نہ لیا جائے۔

اِس کے بعد محترم امیرِ جماعت نے مجلسِ مشاورت کے گُذشتہ اجلاس میں جو تجویز پیش کی تھی اسکی تفصیل بیان کی۔ ارکانِ شوریٰ نے اس سے اپنے اتفاق کا اظہار کیا۔

اِس تجویز کا خُلاصہ یہ ہے کہ مجلسِ مشاورت کے ڈھانچے میں ایسی تبدیلیاں لائی جائیں کہ مجلس میں مُسلمانوں کی مختلف جماعتوں اور ان کے نُمایاں مکاتبِ فکر اور ملّت کے اہم اور مُمتاز افراد کی زیادہ سے زیادہ نُمائندگی ہوسکے نیز یہ کہ اجتماعِ لکھنؤ (اگست ۱۹۶۴ء) کی قراردادوں کی روشنی میں مجلس کے مقاصد کو واضح اور متعیّن کیا جائے۔

سب سے آخر میں ۶۷-۶۸ء کا بجٹ پیش ہوا۔

آمد کا اندازہ مع تحویل ۱،۲۸،۵۲۰ — ۹

اور صرف کا اندازہ ۲،۰۷،۰۵۰ — ۰

خسارہ ۷۸،۵۲۹ — ۹۱ تھا

طے کیا گیا کہ اس خسارہ کو قرض لے کر یا مکان ۱۵۲۵ سُوئیوالان فروخت کر کے پورا کیا جائے گا۔
وقت کی کمی کی وجہ سے بقیہ مسائل ملتوی کر دیئے گئے اور دُعا کے بعد ۱۲ بجے شب میں اجتماع ختم ہوا۔

محمّد یوسف
۱—۸—۶۷ء

مجلس شوریٰ

منعقدہ ۱۵؍مئی تا ۲۳؍مئی ۱۹۶۸ء

الحمد للہ کہ جماعتِ اسلامی ہند کی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس ۱۵؍مئی ۶۸ء سے شروع ہو کر ۲۳؍مئی ۶۸ء کو بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

اِس اجلاس میں تمام ارکانِ شوریٰ شریک ہوئے۔ امیر جماعت مولانا ابواللیث صاحب نے خطبہ مسنونہ اور مختصر تمہیدی کلمات سے کارروائی کا افتتاح کیا۔ اِس کے بعد نومبر ۱۹۶۷ء اور اپریل ۶۸ء کی مجلس شوریٰ کی رُودادیں پڑھ کر سُنائی گییں، اور ارکان نے اپنے دستخط ثبت کیے۔

میقاتی پروگرام

اِس اجلاس کا خاص مسئلہ موجودہ چہار سالہ میقات کیلئے پالیسی اور پروگرام کا طے کرنا تھا۔ چنانچہ اس سلسلے میں مختلف تنظیمی حلقوں کی مجالسِ مشاورت، نیز ارکانِ جماعت کی طرف سے جو رائیں اور مشورے موصول ہوئے تھے، ارکانِ شوریٰ نے اپنے اپنے طور سے بھی ان کا مطالعہ کیا اور ان کا خلاصہ بھی اجلاس میں پڑھ کر سُنایا گیا۔ اِس کے بعد پالیسی اور پروگرام کے مسئلہ پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا اور نتیجے میں سابقہ پالیسی کو برقرار رکھتے ہوئے درج ذیل چہار سالہ (اپریل ۶۸ء تا مارچ ۷۲ء) میقاتی پروگرام طے کیا گیا۔

مسلمانوں میں دعوتی کام

۱۔ حسبِ سابق اِس میقات میں بھی زیادہ سے زیادہ مسلمانوں تک جماعت کی دعوت پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔

دعوت پہنچانے سے مُراد یہ ہے کہ کارکن کو یہ اطمینان ہو جائے کہ مخاطب نے دعوت کو ٹھیک طور سے سمجھ لیا ہے۔

۲۔ زیادہ سے زیادہ متفقین بنانے اور ان کے حلقے قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ہر حلقے میں کتنے متفقین بنائے جائیں گے، اِس کا تعین ہر حلقہ خود کرے گا۔

۳۔ ہر وہ شخص جو فارم متفقین جماعت اسلامی ہند پر دستخط کر دے متفق شمار کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ فارم متفقین جماعتِ اسلامی حسبِ ذیل ہے:۔

فارم متفقین جماعت اسلامی ہند، حلقہ ....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام ______________ ولدیت ______________ عُمر ______

پتہ ____________________________________

میں نے جماعتِ اسلامی ہند کی دعوت کے بُنیادی نکات کو اس فارم پر مذکورہ کتابوں کو پڑھ کر سُن کر سمجھ لیا ہے اور مجھے اِس سے اتفاق ہے۔ انشاء اللہ میں اسلام کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا/کروں گی اور جماعت کے دینی و اصلاحی اور خدمتِ خلق کے کاموں میں حتی الوسع تعاون کروں گا/کروں گی۔

دستخط ______________ تاریخ ______________

میں تصدیق کرتا ہوں/کرتی ہوں کہ میرے علم کے مطابق مذکورہ بالا اندراجات صحیح ہیں۔

دستخط: رُکن/متفق ______________ تاریخ ______________

جناب ______________ صاحب کو جماعتِ اسلامی ہند کے متفقین میں شمار کیا جاتا ہے

دستخط مقامی امیر/ناظم حلقہ متفقین ______________ تاریخ ______________

نوٹ :- فارم پر مذکورہ کتابوں سے فی الحال حسبِ ذیل کتابیں مُراد ہیں :-

۱۔ حقیقتِ اسلام

۲۔ شہادتِ حق

۳۔ دستورِ جماعتِ اسلامی ہند سے عقیدہ و نصب العین مع تشریح۔

البتہ کوشش کی جائے گی کہ جلد از جلد ایک ایسا کتابچہ شائع کیا جائے جس سے دعوت کے بُنیادی نکات بآسانی سمجھ میں آسکیں۔

۵۔ جس مقام پر دو یا دو سے زائد متفقین ہوں وہاں حلقۂ متفقین قائم کیا جاسکتا ہے۔

۶۔ حلقۂ متفقین کا ایک ناظم ہوگا جس کا تقرر امیرِ مقامی / ناظمِ ضلع / امیرِ حلقہ / امیرِ جماعت متفقینِ حلقہ کی رائیں سامنے رکھ کر کرے گا۔

۷۔ جس مقام پر مقامی جماعت موجود ہو وہاں متفقین اپنی مالی اعانتیں مقامی جماعت کے بیتُ المال میں داخل کریں گے اور جہاں مقامی جماعت نہ ہو وہاں ناظمِ ضلع، امیرِ حلقہ یا امیرِ جماعت کے مشورے سے کوئی اور مُناسب صُورت اختیار کیجا سکتی ہے

۸۔ حلقۂ متفقین کے لیے عملی پروگرام، امیرِ جماعت، امیرِ حلقہ، ناظمِ ضلع یا امیرِ مقامی ان کے مشورے سے طے کرے گا۔

۹۔ آئندہ حلقہ ہائے ہمدردان برقرار نہ رہیں گے اور ان سے متعلق افراد کو حلقہ ہائے متفقین میں شامل ہونے کی دعوت دی جائے گی۔

مسلم خواتین میں دعوتی کام

۱۔ خواتین میں دعوتی کام کی طرف پہلے سے زیادہ توجّہ دی جائے گی اور ان کے حلقے منظّم کئے جائیں گے

۲۔ کوشش کی جائے گی کہ ہر حلقے میں ایسی خواتین تیار کی جاسکیں جو خواتین میں دعوتی و تربیتی کام انجام دے سکیں۔

مسلم طلبہ میں دعوتی کام

١۔ مسلم تعلیم یافتہ نوجوانوں اور طلبہ میں دعوتی کام کی طرف خصوصی توجہ کی جائے گی اور ان کے حلقے قائم کئے جائیں گے اور وقتاً فوقتاً ان کے لیے چند روزہ تربیتی اجتماعات منعقد کئے جائیں گے۔

٢۔ جہاں جہاں ممکن ہو ایسے مسلم ہوسٹل قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ جہاں طلبہ کی دینی واخلاقی تعلیم وتربیت کا بندوبست ہو سکے اور موجودہ مسلم ہوسٹلوں میں بھی اسکے بندوبست کی فکر کیجائیگی۔

مسلم عوام میں کام

مسلم عوام کے سلسلے میں حسب ذیل کام انجام دیئے جائیں گے۔

١۔ اسلام کے بنیادی عقائد کی تفہیم۔

٢۔ نماز اور دیگر عبادات کا اہتمام

٣۔ اخلاقی ومعاشرتی اصلاح

٤۔ معاشرتی اونچ نیچ ختم کرنا۔

٥۔ بے پردگی اور غیر ساتر لباس کی روک تھام

٦۔ شادی بیاہ اور دیگر مواقع سے متعلق غیر اسلامی اور مسرفانہ رسوم کا تدارک۔

٧۔ اخوتِ اسلامی کا فروغ اور کسی عمومی مصیبت کے وقت عملی ہمدردی۔

٨۔ باہمی تعلقات کی اصلاح اور اسلامی نظم واتحاد پیدا کرنا۔

٩۔ دینی تعلیم وتربیت کے لیے مکاتب ومراکز تعلیم بالغان وغیرہ قائم کرنا۔

١٠۔ مسلمانوں کے مختلف مکاتبِ فکر اور جماعتوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش

١١۔ اپنے اوقاف کے تحفظ کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کرنا اور حکومت پر دباؤ ڈالنا کہ وقف بورڈ کی تشکیل میں نامزدگی کے بجائے انتخاب کا طریقہ اختیار کیا جائے۔

منتخب مسلم محلّوں اور بستیوں میں کام

مسلم عوام میں عمومی طور سے مندرجہ بالا کام انجام دینے کے ساتھ بعض منتخب محلّوں اور آبادیوں کو خصوصیت سے مرکزِ توجہ بنایا جائے گا اور مذکورہ بالا کاموں کے علاوہ مزید حسب ذیل کاموں کے لیے بھی ان کو آمادہ کیا جائیگا

اوران کے تعاون سے ان کاموں کو انجام دینے کی کوشش کی جائے گی۔

۱۔ تنظیم مساجد اور مقامی دینی اوقاف کا تحفظ اور انتظام۔

۲۔ یتیموں، بیواؤں اور معذورین کی امداد۔

۳۔ چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینا تاکہ بے کاری و بیروزگاری دور ہو سکے۔

۴۔ بلاسودی قرضوں اور امداد باہمی کے لیے فنڈ کا اہتمام۔

۵۔ صفائی، ستھرائی اور حفظانِ صحت کا اہتمام۔

۶۔ حسبِ گنجائش دارالمطالعہ کا قیام۔

۷۔ بستی کے عمومی مفاد سے متعلق مسائل کو اجتماعی طور سے حل کرنا۔

مسلمانوں کی جان ومال کا تحفظ

مسلمانوں کی جان ومال کے تحفظ کا مسئلہ بطورِ خاص سامنے رکھا جائے گا اور اس سلسلے میں حسب ذیل تدابیر اختیار کی جائیں گی۔

۱۔ فرقہ وارانہ صورتِ حال کے اعتبار سے ملک جس ہلاکت کی طرف جا رہا ہے، اس سے باشندگانِ ملک کی غفلت اور بے توجہی کا ایک بڑا سبب حالات وواقعات سے بے خبری ہے۔ اس لیے صحیح حالات وواقعات کو ملک کے سامنے لایا جائے گا۔

۲۔ اکثریت کے امن پسند افراد کو شر پسند اور ملک کے فسادی عناصر کے خلاف کھڑے ہونے اور ان کا مقابلہ کرنے کے لیے آمادہ کیا جائے گا۔

۳۔ اس سلسلے میں ایڈمنسٹریشن پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور پھر ان کے سلسلے میں اس سے جو کوتاہیاں ہو رہی ہیں ان کی طرف اسے مؤثر انداز میں توجہ دلائی جائے گی۔

۴۔ مسلمانوں میں صبر و استقامت اور اعتماد و توکل علی اللہ کے جذبات پیدا کرنے کے ساتھ ان کو یہ احساس دلایا جائے گا کہ حملوں کے وقت مایوسی اور گھبراہٹ کا شکار نہ ہوں بلکہ صورتِ حال کا جرأت و پامردی کے ساتھ مقابلہ کریں اور اپنی حفاظت اور مدافعت کے لیے وہ تمام تدبیریں بروئے کار

لائیں جو نہ شرعاً اور اخلاقاً غلط ہوں اور نہ مروّجہ قانون کے خلاف۔ اور اس سلسلے میں سماج کے دیگر امن پسند عناصر کا تعاون بھی حاصل کریں۔

۵۔ ان غلط فہمیوں اور افواہوں وغیرہ کے ازالے کی کوشش کرنا جو مستقلاً یا وقتی طور سے ان کے باہمی تعلّقات پر اثرانداز ہوتی اور بسا اوقات فسادات کا موجب بنتی ہیں۔

دینی تعلیم اور اصلاح نصاب

دینی تعلیم اور اصلاح نصاب کے سلسلے میں حسب ذیل کام انجام دیئے جائیں گے۔

۱۔ مرکزی و ریاستی محکمۂ تعلیم کی طرف سے منظور یا شائع شدہ کتابوں کے ان مضامین کو جن کے ذریعہ ایک دھرم اور عقائد اور تصوّرات کی تبلیغ کی جا رہی ہے، یا جو اسلامی اصول و عقائد کے خلاف ہیں یا جو مسلمانوں کے مذہبی جذبات و احساسات کو مجروح کرتے ہیں ان کو نصاب درسیات سے خارج کرانے کی مؤثر جدّوجہد کی جائے گی۔

اس مقصد کے لیے ہر ریاست کے پرائمری و جونیر ہائی اسکول کے سرکاری نصاب درسیات کا اس نظر سے جائزہ لیا جائے گا کہ ان میں کیا باتیں قابل اعتراض و قابل حذف ہیں۔

۲۔ مسلمانوں کو آمادہ کیا جائے گا کہ وہ اپنے بچّوں اور بچّیوں کے لیے آزاد پرائمری مکاتب قائم کریں۔

۳۔ مسلمانوں کے آزاد پرائمری مکاتب میں تعلیم پانے والے طلبہ کو جبری تعلیم سے مستثنیٰ کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

۴۔ سرکاری اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم پانے والے طلبہ کی دینی تعلیم و تربیّت کے لیے صباحی و شبینہ مکاتب قائم کرنے کے لیے مسلمانوں کو آمادہ کیا جائے گا۔

۵۔ حسب ضرورت و گنجائش ہر حلقے میں اساتذہ کی ٹریننگ (تدریسی تربیّت) کا انتظام کیا جائے گا۔

پرسنل لا

۱۔ پرسنل لا کے سلسلے میں مسلمانوں پر ان کی ذمہ داریاں واضح کی جائیں گی اور اگر کوئی ایسی قانون سازی کی جا رہی ہو جو پرسنل لا پر اثرانداز ہوتی ہو تو بر وقت احتجاج کیا جائے گا۔

۲۔ دین میں پرسنل لا میں ترمیموں کے سلسلے میں مسلمانوں کا موقف کتابوں، سیمینار اور سمپوزیم

وغیرہ کے ذریعے واضح کیا جائے گا۔

۲- اس موضوع پر اُردو، انگریزی اور مقامی زبانوں میں ضروری لٹریچر شائع کیا جائے گا۔

غیر مسلموں میں دعوتی کام

غیر مُسلموں میں دعوتی کام کی کمی کے پیش نظر اس میقات میں اس کام کی طرف خصوصی توجّہ دی جائے گی۔

غیر مُسلموں میں حسب ذیل کام انجام دیئے جائیں گے۔

- اِسلام اور مُسلمانوں کے سِلسلے میں ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ۔
- اِسلام کا جامع تعارف۔
- جدید افکار و نظریات جو اخلاق و انسانیت کے لیے تباہ کُن ثابت ہو رہے ہیں ان کی مضرتوں سے انھیں آگاہ کرنا۔
- معروف اخلاقی قدروں کی ترویج و اشاعت۔
- باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانا۔
- مُنکرات کے دفعیہ کی کوشش، مثلاً شراب نوشی، فحاشی وغیرہ۔
- چھوت چھات، ذات پات، نسل پرستی۔ لسانی اور صُوبائی تعصّبات
- طبقاتی و فرقہ وارانہ کش مکش وغیرہ کو دُور کرنے کی کوشش۔

غیر مُسلموں میں دعوتی کام انجام دینے کے لیے ہر حلقے میں منتخب باصلاحیت کارکنوں کی اس طرح تربیّت کی جائے گی کہ وہ علمی حیثیت سے اِس کام کے لیے تیّار ہو سکیں اور ان تک اپنی باتیں کس طرح پہنچائی ہیں اِس سے بھی واقف ہو جائیں اس مقصد کے لیے وقتاً فوقتاً ان کے اجتماعات بھی مُنعقد کیے جائیں گے۔

غیر مسلموں کو دعوت سے رُوشناس کرانے کیلئے اور اسلام و مُسلمانوں اور انکی تاریخ کے بارے میں انکی واقفیّت یا غلط فہمیوں کے ازالے نیز اسلام کی اخلاقی تعلیمات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کی سیرت سے واقف کرانے کے لیے اُردو، ہندی، انگریزی اور مقامی زبانوں میں مزید لٹریچر فراہم کرنے

کی کوشش کی جائے گی۔

ملی جلی منتخب آبادیوں اور محلوں میں کام

عام غیر مسلموں میں مذکورہ بالا کام انجام دینے کے ساتھ ان کی اور مسلمانوں کی ملی جلی منتخب آبادیوں اور محلّوں کو خصوصیت کے ساتھ مرکزِ توجہ بنایا جائے گا اور مذکورہ بالا کاموں کے علاوہ مزید حسبِ ذیل کاموں کو بھی ان کے تعاون سے انجام دینے کی کوشش کی جائے گی۔

۱۔ خدمتِ خلق بالخصوص یتیموں، بیواؤں اور معذوروں کی امداد۔

۲۔ پس ماندہ اور مفلوک الحال لوگوں کو سماجی و معاشی اعتبار سے اونچا اٹھانے کی اجتماعی کوشش

۳۔ منکرات کے دفعیہ اور معروف اخلاقی قدروں کی ترویج۔

۴۔ امدادی اور رفاہی کاموں کے لیے مقامی طور سے فنڈ اکٹھا کرنا اور اس کے جمع و صرف اور حفاظت کا معقول بندوبست کرنا۔

۵۔ صفائی ستھرائی اور حفظانِ صحت کا اہتمام۔

نوٹ:۔ کچھ بستیاں ایسی بھی ہو سکتی ہیں جن میں مذکورہ بالا دونوں قسم کی منتخب بستیوں میں سے کسی کا بھی پورا پروگرام اختیار نہ کیا جا سکتا ہو۔ وہاں حسبِ حال ان دونوں پروگراموں کو سامنے رکھ کر ملا جلا پروگرام بنایا جا سکتا ہے۔

آزادیِ رائے و ضمیر

آزادیِ رائے و ضمیر ہر انسان کا فطری حق ہے اور ملک کی صحیح تعمیر و ترقی نیز جماعتِ اسلامی کی خود اپنی سرگرمیوں کے جاری رہنے کے لیے ملک میں اس کا قیام و بقا ایک ناگزیر شرط کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے ان کوششوں کی مذمت کرنا جنکے نتیجے میں کُلیت پسندی اور آمریت کے رجحانات فروغ پا سکیں اور ان کے مقابلے میں ان کوششوں کی تائید کرنا جن سے ملک میں آزادیِ ضمیر اور جمہوریت کو فروغ حاصل ہو اور بوقتِ ضرورت اس کے لیے رائے عامّہ ہموار کرنا ہمارے پروگرام کا ایک جزء ہو گا۔

ترقیاتی اسکیمیں

مُلک میں جس معاشی نظام کے قیام کی کوششیں ہو رہی ہیں وہ اگرچہ اِس وجہ سے یک رُخا نظام ہے کہ اس میں انسان کی مادّی ضرورتوں ہی کو بطورِ اصل کے سامنے رکھا گیا ہے درآں حالیکہ ملک کی حقیقی فلاح و بہبود ایک ایسے نظام کے قیام میں مضمر ہے جو معاشی ترقی کے ساتھ اخلاقی بہتری اور اخروی فلاح کا بھی ضامن ہو لیکن ایسی ترقیاتی اسکیموں یا ان کے اجزاء کی جو شرعی اور اخلاقی قباحتوں سے پاک ہوں تائید کی جائے گی۔

دیگر جماعتوں سے تعاون

اپنے پروگراموں کے سلسلے میں اپنے اصول اور تحریکی مصالح کو سامنے رکھتے ہوئے مسلم و غیر مسلم جماعتوں اور اداروں کا تعاون حاصل کیا جائے گا اور اُن سے تعاون کیا جائے گا۔

تربیت

جس دین کے ہم داعی ہیں اس کا اولین تقاضا ہے، نیز اس کا قیام اِس پر موقوف ہے کہ اس کے داعیوں کی عملی زندگی زیادہ سے زیادہ اس کا نمونہ ہو اس لیے ہمیں اپنی اصلاح و تربیت کی طرف خصوصی توجہ مبذول کرنی ہو گی۔

مقاصدِ تربیت

تربیت کے مقاصد حسبِ ذیل ہوں گے:-

۱۔ ایمانیات کی پختگی خصوصاً وجودِ باری تعالیٰ اور توحید کا پختہ یقین، صفاتِ الٰہی اور اس کے تقاضوں کا استحضار صحیح توازن کے ساتھ۔ زندگی بعد موت پر پختہ یقین، آخرت کی جواب دہی اور جنّت دوزخ کے مناظر کا ایسا استحضار کہ اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی واقعتہً زندگی کا حقیقی مقصود بن جائیں۔ ایمان بالرسولؐ کی پختگی اور اس کے تقاضوں کا صحیح شعور، اسلام کے واحد دینِ حق ہونے پر یقین، محبّتِ خدا و رسول کا دلوں پر غلبہ۔

۲۔ انفرادی و اجتماعی کردار کی تعمیر اور اِس بات کی کوشش کہ تقویٰ و احسان کی کیفیتیں پیدا ہوں۔

۳۔ داخلی نظم کا استحکام۔

۴۔ دعوتی کام کرنے کے لیے صلاحیت و استعداد اور عملی جذبے کی نشوونما۔

۵۔ علمِ دین میں اضافہ اور اسلامی فکر میں پختگی۔

ذرائع تربیت

مقاصدِ تربیت کے حصول کے لیے حسبِ ذیل ذرائع اختیار کیے جائیں گے:

۱۔ قرآنِ پاک، سیرت اور صالح لٹریچر کا گہرا مطالعہ جو فکر و عمل کو مقاصدِ تربیت کے لئے تیار کر سکے۔

صالح لٹریچر کے ذیل میں جماعت کا بنیادی لٹریچر اور ایسی کتابیں خاص طور سے داخل ہیں جنمیں دین کی بنیادی باتوں توحید، آخرت اور رسالت، عبادات اور انفرادی و اجتماعی اخلاق سے بحث کیگئی ہو

۲۔ اذکار و نوافل، احتساب و استغفار اور انفاقِ مال۔

۳۔ دعوت کے لیے عملی جدّوجہد۔

۴۔ مرحمت و مواسات اور خدمتِ خلق۔

- ہر رکن کی یہ اوّلین ذمّہ داری ہے کہ اپنی تربیت کی زیادہ سے زیادہ فکر کرے۔ اِس لیے اسے مقاصدِ تربیت کو سامنے رکھ کر ذرائع تربیت سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔
- مقامی امرائے جماعت کی ذمّہ داری ہے کہ وہ ارکانِ جماعت کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ کریں اور اس غرض کے لیے ہر رکن سے شخصی ارتباط رکھنے کا خاص اہتمام رکھنا چاہیئے۔
- مقامی اجتماعات کو تربیت کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ مفید اور مؤثر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔
- امرائے حلقہ جات کی یہ ذمّہ داری ہے کہ وہ ارکانِ حلقہ اور مقامی امراء کی طرف پوری توجہ دیں۔
- امرائے حلقہ جات اپنے اپنے حلقہ میں سال میں کم از کم ایک بار اجتماعی تربیت کا انتظام حلقہ یا ضلع کی سطح پر کریں گے۔
- امرائے حلقہ جات اپنے دوروں میں خاص طور سے تربیتی مقاصد کو سامنے رکھیں گے۔
- اِس میقات میں امرائے حلقہ جات کے دو اجتماعات منعقد کیے جائیں گے۔ جن میں خاص طور سے تربیتی پہلو سامنے رکھا جائے گا۔